بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۰ ذیقعد ۱۳۸۸ھ ۳۰ صلح ۱۳۴۸ ہش ۳۰ جنوری ۶۹ء | نمبر ۲۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، اور دین کو دنیا پر مقدم رکھو

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے

"دنیا باز آدمی کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ اس کے منہ پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہیں پڑھتا بلکہ خدا تعالیٰ کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہیں کرتا۔ نماز کوئی ایسی ویسی شے نہیں ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جس میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ جیسی دعا کی جاتی ہے۔ اس دعا میں بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں ان پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے ....

اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تا کہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا یعنی جو امور اکثار گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کیلئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو۔ سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاوے گا۔

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ خدا تعالیٰ کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۰ - ۳۲۱)

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۲۹ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

-- ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

-- ربوہ ۲۹ صلح۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت تا حال ناساز ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-- لاہور ۲ صلح۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مبلغ بورنیو و یوگنڈا کو بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۶۹ء دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب آف چمن کا پوتا اور محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ازراہ شفقت بچہ کا نام "محمد انس" رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین:

محترم میاں عطاء اللہ صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی کینیڈا میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم اصغر حسین خان صاحب نے ٹورنٹو (کینیڈا) سے ۲۸ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۶۹ء بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہاں محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اچانک وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کئی ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید طور پر بیمار چلے آرہے تھے۔ اور بہت کمزور ہو گئے تھے درمیان میں آپ کو بڑی حد تک صحت بھی ہو گئی تھی۔ لیکن اچانک بیماری کا پھر حملہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۴۸ ہش

یادِ محمود (تبصرہ)

ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر جو جذبات جماعت کے شعراء اور دیگر غیر احمدی احباب نے نظم میں ظاہر کئے۔ اس کتاب میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم محترم خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے مرتب کر کے شائع فرمائے ہیں

اس مجموعہ کا دوسرا ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔ پہلا ایڈیشن گزشتہ سے پیوستہ جلسہ سالانہ پر شائع ہوا تھا۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ نقشِ اوّل سے نقشِ ثانی بہتر ہوتا ہے۔ "یادِ محمود" کا یہ دوسرا ایڈیشن پہلے کی نسبت کئی باتوں میں فائق ہے۔ کاغذ، لکھائی، چھپائی، ٹائیٹل پہلے کی نسبت زیادہ دیدہ زیب ہونے کے علاوہ کئی ایک نظمیں جو پہلے ایڈیشن میں شامل ہونے سے رہ گئی تھیں وہ بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ ترتیب بھی از سرِ نو کی گئی ہے

اگرچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود کے کارنامے ایسے ہیں کہ جو ابد الآباد تک آپ کی یاد کو تازہ رکھیں گے۔ اور حق کے متجسس دل ان سے ہمیشہ راہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔ اور آپ کی ذات پر داغ دہلوی کا یہ شعر حرف بحرف چسپاں ہوتا ہے ؎

تو بھولنے کی چیز نہیں ہے یہ یاد رکھ
اے داغ کس طرح تجھے دل سے بھلائیں ہم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو پیغام اس زمانہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور معرفت اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور سنت کی تجدید میں جو ہمہ گیر قدآور کام کیا ہے اور جو بنیادیں آپ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے استوار کی ہیں ان پر جو عمارت اٹھائی گئی ہے۔ اس میں سب سے عظیم معمار سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کا کام اتنا واضح اور جاودانی صفات کا حامل ہے کہ آپ کی یادگار کے لئے وہ کافی سے زیادہ ہے۔

اس حقیقت کے پیش نظر صرف یہ عرض کرنا ہے کہ "یادِ محمود" صرف ایک جھلک ہے ان جذبات کی جو جماعت احمدیہ کو اس عظیم انسان کے متعلق ہیں اور جن کی نمائندگی جماعت کے ان احباب نے کی ہے جو نظم لکھنے میں کچھ دسترس رکھتے ہیں۔ مگر نہ محض مبالغہ اور تزئین کی خاطر بلکہ حقیقت بیانی کی خاطر جن کے پیش نظر صرف یہ ہے کہ ؎

اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے (مسیح موعود)

اس لئے یہاں ؎

بڑھا بھی لیتے ہیں کچھ زیبِ داستاں کے لئے

کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ عالم ہے کہ ؎

داماں نگہ تنگ و گلِ حسن تو بسیار

گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

الغرض یہ مجموعہ چند فریادیں۔ چند نالے اور چند آہیں ہیں جو فراقِ یار میں بے اختیار بعض احباب کے قلم سے ادا ہو گئے ہیں۔ ان میں تصنع کا

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حرص و بخل

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِیْ رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ (مسند احمد ۳۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بُری عادتوں میں سے سب سے بُری عادت حد سے بڑھا ہوا بخل اور رسوا کر دینے والی بزدلی ہے ؛

ریاکاری اور شہرت کی طلب

(۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِی اللّٰهُ بِهٖ

(مسلم ۴۱۵)

ترجمہ۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دے گا۔ اور اس کے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے اور وہ رسوا اور بدنام ہو جائے گا۔ اور جو شخص ریاکاری سے کام لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

مو ذکر تو کیا جہاں تک راقم الحروف کا احساس ہے۔ ہر مصرعہ نقشِ فریادی کی اس تصویر کے سوا کچھ نہیں کہ جذبات کا طوفان الفاظ میں نہیں سما سکا۔ بہرحال ہمیں حضرت سیدہ مریم صدیقہ زاد عمرھا کا ممنون ہونا چاہیئے۔ انہوں نے "یادِ محمود" میں لکھنے والوں کے جذبات کی یاد کا سامان پیدا کر دیا ہے جو ان کے لئے باعثِ صد افتخار ہے۔ آغاز میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور و معروف "آمین" کے چند بند دیئے گئے ہیں۔ جو نہایت موزوں ہیں۔ پھر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج کیا گیا ہے ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

سیدنا حضرت المصلح الموعود ؓ کا فوٹو بھی زیبِ کتاب ہے۔ سرورق دبیز سفید کاغذ کا ہے۔ اور کتاب کی ہیئت ایسی ہے کہ لائبریری کی شان میں اضافہ کرے گی۔ قیمت صرف دو روپے پچیس پیسے ہے جو ان خوبیوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ جو اس یادگار کتاب میں ہیں؛

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے

ایک بلند پایہ روحانی بزرگ سے متعلق چند یادیں

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ تو اب خال خال رہ گئے ہیں۔ اتقیاء و ابرار کا یہ گروہ اب نظروں سے اوجھل ہو رہا ہے اور احمدیت کی دوسری اور تیسری نسل عظیم ذمہ داریوں کے نیچے ہے۔ پہلے بزرگوں کے نمونہ کو قائم کرتے ہوئے اسلام و احمدیت کے جھنڈے کو بلند سے بلند کرنا ان کے ذمہ ہے اسی لئے ضرورت پیش آتی ہے کہ وفات یافتہ بزرگوں کے حالات و واقعات بار بار احمدی نوجوانوں کے سامنے دہرائے جائیں انہیں بزرگوں کے شمائل و صفات سے آگاہ کیا جائے تا وہ وہی رنگ اختیار کریں اور اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بنیں۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب وفات یافتہ بزرگوں میں بلحاظ زمانۂ وفات قریب ترین بزرگ ہیں۔ اسی ماہ کے پہلے عشرہ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔

آپ کی روحانی خوبیوں اور بے لوث خدماتِ دینیہ کے باعث آپ کی وفات ایک عظیم صدمہ اور جماعتی حادثہ ہے اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی وفات کے تیسرے روز خطبہ جمعہ میں ان کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو ان کے ایثار و قربانی کے طریق کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت حافظ صاحب مرحوم کافی عرصہ سے زیادہ چلنے پھرنے سے معذور تھے مگر ان کی روحانی جاذبیت اور علمی کشش اتنی وسیع تھی کہ ان کی گفتگو سے استفادہ کے لئے اپنے و بیگانے، پیر و جوان دُور دُور سے ان کے مکان پر پہنچتے تھے۔ ان کی مجلس میں دینی امور اور علمی حقائق کے علاوہ شگفتہ لطائف و ظرائف کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ اس مجلس میں بیٹھنے والا کسی قسم کی ذہنی کوفت محسوس نہیں کرتا تھا۔ لاہور کے عرصۂ قیام میں بھی جودھامل بلڈنگ کا وہ بالائی کونہ جس میں حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ فروکش تھے تشنگانِ علم و معرفت کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتا تھا اور ربوہ آنے کے بعد ان کے کوارٹر کا وہ کمرہ جس میں آپ کی رہائش تھی آنے والوں کی جمعیت خاطر کا باعث بنا رہتا تھا۔ شاذ ہی ایسا موقع ہوا ہے کہ جانے پر حضرت حافظ صاحب کو تنہا پایا ہو۔ ورنہ ہر گھڑی دو چار احباب ضرور موجود ہوتے تھے اور حافظ صاحب لیٹے لیٹے یا بیٹھ کر ان سے محوِ گفتگو ہوتے تھے۔ ان کی گفتگو دینی ہوتی تھی جس میں تربیتی پہلو بھی ملحوظ ہوتے تھے۔ گفتگو میں علمی و ادبی رنگ غالب ہوتا تھا۔ اہلِ علم سے مل کر وہ بہت خوش ہوتے تھے اور اہلِ علم کو بھی ان کی گفتگو سے بہت حظ حاصل ہوتا تھا۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ جب احباب موجود نہ ہوں تو وہ کتابوں میں منہمک رہتے تھے۔ علمی و دینی رسائل و جرائد کا مطالعہ فرماتے تھے۔ مُلکی خبروں اور حالات پر بھی ان کی نظر ہوتی تھی عربی، فارسی اور اُردو ادبیات کے آپ ماہر تھے۔ بہت اچھے شاعر تھے اور بے حد لطیف ذوقِ شعری رکھتے تھے۔ صدہا اشعار فارسی اور اردو کے انہیں ازبر تھے جنہیں مجلس میں برجستہ اور برمحل دُہرایا کرتے تھے ان کی وسعتِ مطالعہ اور غیرتِ دینی کا یہ واقعہ ہے کہ چند سال پیشتر لاہور کے ایک رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر ایک تنقیدی مقالہ شائع ہوا حضرت حافظ صاحب کو جب اس کا علم ہوا تو پرانے اور مستند اساتذۂ شعر کے کلام سے مثالوں کے انبار جمع کر دیئے۔ ان کا یہ علمی اور ٹھوس مقالہ ماہنامہ الفرقان ربوہ میں کئی قسطوں میں شائع ہوا جسے پڑھ کر قارئین عش عش کر اٹھے اور مخالفین میں سے کسی کو اس کے جواب کی ہمت نہ پڑی۔ اسی ایک مقالہ پر بس نہیں ہے وہ عند الضرورت دفاع عن الدین کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ ماہنامہ الفرقان کا ذکر آ گیا ہے اس لئے یہ بیان کر دینے میں حرج نہیں کہ حضرت حافظ صاحب نے بارہا دوسرے احباب سے اور خود مجھ سے بھی فرمایا کہ مَیں جب تک شروع کر کے الفرقان کو ختم نہ کر لوں مَیں اسے چھوڑتا نہیں ہوں۔ اگر کبھی کسی وجہ سے رسالہ نہ پہنچے یا دیر ہو جائے تو فوراً مطالبہ فرماتے تھے۔ رسالہ کے باقاعدہ خریدار تھے۔ رسالہ کے حجم کے کم ہونے کے ہمیشہ شاکی رہے۔

حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کو سلسلہ کے خادموں سے خاص اُنس تھا اور ہمیشہ ان کے لئے دعا فرماتے رہتے تھے۔ امامِ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تو تمام عارفوں کی محبت کا نقطۂ مرکزی ہیں ہی لیکن عام انصارِ دین سے قلبی لگاؤ رکھنے والوں میں حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کو خاص مقام حاصل ہے۔ مَیں نے اس بات کو بارہا نوٹ کیا ہے کہ کئی دفعہ ضعفِ پیری اور بیماری کے باعث چارپائی پر اُٹھ کر بیٹھنا ان کے لئے دشوار ہوتا تھا مگر وہ جانے پر ضرور اٹھتے اور مصافحہ فرماتے تھے حالانکہ ہم بار بار ان کی بزرگی کے باعث عرض کرتے کہ آپ آرام سے لیٹے رہیں مگر وہ اُٹھنے پر اصرار فرماتے اور کہتے کہ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ مَیں اُٹھ سکتا ہوں اور نہ اُٹھوں۔

مَیں نے بار بار تجربہ کیا ہے کہ ان کی علمی و دینی گفتگو ایسی مسحور کن ہوتی تھی کہ سُننے والوں کو وقت کا اندازہ بھول جاتا تھا۔ کئی دفعہ اس نیت سے گیا ہوں کہ پانچ دس منٹ کے بعد واپس آ جاؤں گا مگر وہاں پر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ صاحب کو غضب کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ سب پُرانے واقعات یاد تھے اور صدہا حوالہ جات نوکِ زبان تھے اور ان سب کو ادیبانہ رنگ میں بیان کرنا خاص جاذبیت پیدا کر دیتا تھا۔ اہلِ زبان تھے اور انہیں جناب مینائی ایسے مشہور شاعر سے خاص تلمذ حاصل تھا۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والے غیر از جماعت افراد بھی خاص اثر لے کر جاتے تھے بلکہ اکثر و بیشتر جاتے وقت پھر دوبارہ سہ بارہ آنے کا ارادہ کر کے جاتے تھے۔ گفتگو نہایت سنجیدہ اور پُر خلوص ہوتی تھی۔ معاند کو دلائل کے لحاظ سے خاموش کرانے والی ضرور ہوتی تھی مگر اس میں دلآزاری کا کوئی شائبہ تک نہ ہوتا تھا۔ احبابِ جماعت، بالخصوص صاحبِ ذوق اصحاب کے لئے وہ جوان ہوں یا بوڑھے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کی باتیں بہت ایمان افروز ہوتی تھیں ان میں عبرت و موعظت ہوتی تھی شیرینی اور پیار ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے لوگ ان کے پاس بار بار جاتے تھے اور ان کی گفتگو سے دینی اور روحانی جواہر ریزے جمع کرتے تھے۔

صاحبِ کمال انسان میں یہ خوبی ہو کہ وہ دوسرے لوگوں کی خوبیوں کا قدر دان ہو بلکہ نوآموز لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے والا بھی ہو تو یہ اس کے لئے سونے پر سہاگہ کا حکم رکھتی ہے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت حافظ مختار احمد صاحب رضی اللہ عنہ میں یہ خوبی بہت نمایاں تھی۔ آپ کسی اچھی کتاب یا کسی عمدہ مضمون کو پڑھ کر اس کی بہت تعریف فرماتے تھے اور اپنے پاس آنے والوں سے اس کا بار بار تذکرہ فرماتے تھے۔ نئے لکھنے والوں کی خوبیوں کو اچھے پیرایہ میں ذکر کیا کرتے تھے۔ بہت سے مقالہ نگاروں کے بارے میں بالخصوص رسالہ الفرقان میں لکھنے والوں کے متعلق مجھ سے ذکر فرماتے رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو طبیعت کی انتہائی لطافت کے ساتھ ساتھ پورا استغنا بھی عطا فرمایا تھا۔ درویشانہ زندگی تھی اور کسی چیز کے لئے خاص خواہش نہ ہوتی تھی مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ بشریت کے عوارض کے ماتحت جب مجھے کسی خاص چیز کے کھانے کی اشتہا پیدا ہوتی ہے تو میرا کریم خدا فوراً وہ چیز مہیا فرما دیتا ہے اس کے بعض واقعات خود ہمارے چشم دید بھی ہیں۔ آخری طویل بیماری کو نہایت حوصلہ اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا ہر وقت زبان اور عمل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے اور اس کے بے پایاں احسانوں کا تذکرہ کرتے رہتے کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں آیا۔ لاغر و نحیف ہونے کے باوجود ان کی قوتِ فکریہ، قوتِ گویائی، اور احساسات آخری ساعت تک بدستور درست رہے۔ وفات سے صرف دو دن پہلے مَیں اور عزیز محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد عیادت کے لئے گئے اس وقت بھی تمام گفتگو نہایت بشاشت سے فرمائی اور خود ذکر کیا کہ دل، دماغ اور دیگر اعضاء درست ہیں بس نیند نہیں آ رہی۔ کبھی کبھی بیٹھے بیٹھے غنودگی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تاہم رات گزرنے پر طبیعت تازہ دم ہوتی ہے، اور کوفت زائل ہو جاتی ہے۔ اس آخری ملاقات کے وقت مَیں نے ان کے چہرہ پر ایک خاص اور غیر معمولی رونق محسوس کی تھی ان کے انداز سے محسوس ہوتا تھا کہ ان کی خواہش ہے کہ ہم مزید ٹھہریں مگر نماز مغرب کا وقت ہو رہا تھا اس لئے ہم وہاں سے آنے پر مجبور تھے۔ دل میں خیال تھا کہ پھر جلد آ جائیں گے جب مَیں نے چلتے وقت مصافحہ کیا تو حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ مصرعہ پڑھا ؏

خوش باش کہ وقت ما خوش کر دی

ان سے سُنا ہوا آخری مصرعہ ہے اور یہ ان سے زندگی میں ہماری آخری ملاقات تھی۔

حضرت حافظ صاحبؓ کی عمر کے بارے میں ان سے ملنے والوں کے اندازے مختلف ہیں ۹۹ سال سے ۱۱۵ سال تک اندازے کئے جاتے ہیں۔ اپنی طبیعت کی وجہ سے آپ نے اس بارے میں کسی سے کھل کر بات نہیں کی۔ ایک دفعہ ایک نوجوان نے مجلس میں پوچھا کہ حافظ صاحب! آپ کی عمر کتنی ہے تو ظریفانہ انداز میں فرمایا میاں! ایسی بات بلند آواز سے نہ کرو عزرائیل سُن پائیں گے تو دوڑے آئیں گے کہ اتنا بوڑھا ابھی تک زمین میں بیٹھا کیا کر رہا ہے۔ بس اس طرح بات کو ٹال دیا حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضؓ کی وفات پر بہت افسردہ تھے وہ حضرت حافظ صاحب کے پاس تا صحت روزانہ آتے تھے۔ باہم بڑی بے تکلفی تھی۔ مجھ سے کہنے لگے کہ شیخ صاحب مجھ سے عمر میں اتنے سال چھوٹے تھے اور ان کی عمر چوراسی سال تھی۔ میں نے ان کی یہ روایت بسلسلۂ تحریک دعا اخبار الفضل میں درج کر دی شائع ہونے پر جب میں ملا تو اس کا ذکر کر کے مسکراتے رہتے کہ آپ نے خوب کیا۔ اس روایت کے رو سے ان کی عمر ایک سَو دس سال سے بہر حال زیادہ تھی۔ میں کہتا ہوں کہ سالوں اور مہینوں پر انسان کی عمر کا کیا انحصار ہے اصل عمر تو انسان کے کارنامے، اس کی نیکیاں اور اس کے فیوض و برکات سے ظاہر ہوتی ہے اس پہلو سے حضرت حافظ صاحبؓ کی عمر بہت لمبی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بہت بلند فرمائے۔ آمین۔

ایک بالکل ذاتی بات ہے مگر حضرت حافظ صاحبؓ کی خدامِ سلسلہ سے محبت کی بات ہے اس لئے اسے بھی ذکر کر دیتا ہوں۔ جب میری عمر اپریل ۶۷ء میں پورے تریسٹھ سال کی ہو گئی تو میں نے ارادہ کیا کہ اب خضاب لگانا ترک کر دوں گا حدیثِ نبویؐ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے سفید بالوں کا بھی لحاظ کرتا ہے لیکن اسے فوری طور پر عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا۔ ایک سال پیشتر کی بات ہے کہ میں نے یہ عزم کر لیا اور خضاب لگانا چھوڑ دیا۔ کچھ بال سفید تھے اور کچھ کالے۔ حضرت حافظ صاحبؓ سے ملنے کے لئے گیا مجلس میں احباب بھی موجود تھے جب اُٹھ کر واپس آنے لگا تو حضرت حافظ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ وعدہ کریں کہ جو بات میں کہوں گا اسے آپ ضرور مانیں گے میں حیران ہوا کہ کیا ماجرا ہے آخر فرمایا کہ ابھی خضاب لگانا ترک نہ کریں۔ انہوں نے مصافحہ سے میرا ہاتھ اس وقت چھوڑا جب میں نے اقرار کر لیا کہ میں ابھی خضاب نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ میں نے پھر خضاب شروع کر دیا مگر طبیعت پر اب گراں محسوس ہوتا ہے گزشتہ گرمیوں میں میں کوئٹہ میں تھا وہاں سے میں نے حضرت حافظ صاحبؓ کو خط لکھا کہ میں نے آپ کی بات پوری کر دی ہے خضاب لگاتا رہا ہوں اب میں ترک کرنا چاہتا ہوں۔ واپسی پر پوچھا کہ میرا ایسا خط ملا تھا فرمانے لگے کہ مجھے تو نہیں ملا۔ اب دسمبر ۶۸ء سے میں نے خضاب لگانا بند کر دیا ہے۔ حضرت حافظ صاحبؓ کا احساس یہ تھا کہ سلسلہ کے خادم جوان اور توانا نظر آنے چاہئیں۔ یہ حکمت ایک حدیثِ نبویؐ میں بھی مذکور ہے تاہم ہر چیز کا ایک زمانہ ہوتا ہے ؎

ہر نکتہ مقامے وارد

حضرت حافظ صاحبؓ موصی تھے ان کی وفات پر دفتر بہشتی مقبرہ والوں نے کہا کہ حضرت حافظ صاحب کے ذمہ حصۂ آمد کا دو صد روپیہ بقایا ہے۔ معاملہ صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہوا۔ جو صورت اس کی ادائیگی کی تجویز ہوئی اس میں از روئے قواعد خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری لازمی تھی۔ محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے جلدی کے باعث وہ ریزولیوشن مجھے ہی دے دیا کہ حضور سے منظوری حاصل کر لی جائے۔ میں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یونہی یہ ذکر کیا کہ حضرت حافظ صاحبؓ کے ذمہ دو صد روپیہ بقایا تھا تو حضور نے فوراً اپنی جیب سے دو سَو روپے نکال کر مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت حافظ صاحب کے ذمہ کوئی بقایا نہیں اور اس بارے میں کسی ریزولیوشن کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ یہ رقم ان کے کھاتہ میں درج ہو گئی۔ یہ واقعہ اس محبت اور قدر دانی کو ظاہر کرتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دل میں حضرت حافظ صاحبؓ کے لئے تھی۔ حضور کے خاص ارشاد سے ہی حضرت حافظ صاحبؓ کو بہشتی مقبرہ کے قطعۂ خاص صحابہ میں دفن کیا گیا۔

حضرت حافظ صاحبؓ جماعت میں صاحبِ رؤیا و کشوف بزرگوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ بہت سے واقعات پر انہیں قبل از وقوع اطلاع دیتا تھا ان کی دعاؤں کو سُنتا تھا۔

قصۂ مختصر یہ ہے کہ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ جماعت کے ایک زبردست ستون تھے۔ ایک برگزیدہ شخصیت تھے۔ جماعت کے اصلاح و ارشاد کے کام کے ایک مرکز تھے۔ جماعت کی ادبی زندگی کی روحِ رواں تھے۔ سلسلہ کے لئے ایک دردمند دل رکھنے والے بزرگ تھے۔ ان کی وفات سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے اور جماعت کو ایسے مخلص کارکنوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

وقفِ جدید کے لئے اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ اپنے وعدہ جات

فوری طور پر بھجوائیں

دوستوں کو علم ہو گا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کی تحریک کو بچوں میں مقبول بنانے اور اُن پر اس تحریک کی ذمہ داری ڈالنے کی طرف متواتر توجہ دلائی ہے اور متواتر تحریک فرمائی ہے۔ اب ہر جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے اپنے حلقہ میں سے ہر بچے سے اس کا وعدہ لیں اور ان کی فہرستیں بنا کر جلد از جلد مرکز میں ارسال فرماویں۔ یہ کام اس قدر اہم ہے اور اس قدر نتیجہ خیز ہے کہ شاید عہدیدار بھی ابھی اس کی اہمیت کو نہ سمجھیں مگر جوں جوں وقت گزرتا جائے گا وہ محسوس کریں گے کہ یہ تحریک آسمانی تھی اور ہے۔ اور یہ کہ اس پر عمل دینی اور دُنیوی برکات کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو بھی اور بڑوں کو بھی دین کی خدمت کے لئے ایک نیا عزم۔ نیا جوش اور نیا ولولہ عطا فرماوے۔ آمین ۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

[redacted]

دعائے مغفرت

خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب آف بہلولپور مورخہ ۲۵ صلح ۱۳۴۸ ہش کی شام کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی نمازِ جنازہ ۲۶ صلح کو بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم قاضی صاحب موصوف ہی نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل و عیال کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(چوہدری نصیر احمد چک ۱۲۵ لدھر۔ ضلع لائلپور)

درخواستِ دعا

میرا پوتا عزیز آویس احمد پسر منشی محمد عباس صاحب فاروقی بہاولنگر میں عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفا بخشے۔

میں خود بھی بیمار ہوں میرے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بقایا زندگی صحت والی عطا فرماوے۔

(محمد صادق فاروقی ۔ ربوہ)

تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کے نزدیک سخت مکروہ ہے (المسیح الموعود)

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ

سب کبریائی اور بڑائی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ بعض اوقات انسان سمجھتا ہے کہ میں فلاں فلاں خوبیوں کے لحاظ سے بہت بڑا آدمی بن گیا ہوں اور دوسروں کو اپنے سے حقیر اور کمتر سمجھنے لگتا ہے دراصل اس قسم کے خیالات شیطان کے پیدا کئے ہوئے ہوتے ہیں شیطان اس قسم کے وسوسے پیدا کر کے انسانوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو فرشتوں نے اس حکم کی اطاعت کی لیکن ابلیس نے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں آدم کو سجدہ کروں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے ابلیس کے انکار کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی ابلیس نے ابٰی اور استکبار سے کام لیا جس کے نتیجہ میں وہ کافرین میں شامل ہو گیا۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ذرہ بھی غرور ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نگاہ نہیں کرے گا اور ان کو دردناک عذاب دے گا۔ ان تین آدمیوں میں ایک متکبر بھی ہے ایک اور حدیث میں آتا ہے آپ نے فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں دوزخی کون ہے۔ ہر (اکھڑ) بدخواہ اور مغرور شخص۔ پس ضروری ہے کہ ہر شخص تواضع اور انکسار کو اختیار کرے اور تکبر اور نخوت سے اپنے تئیں پاک رکھے۔ بلعم باعور کا قرآن پاک میں ذکر آتا ہے۔ پہلے وہ ایک ولی اللہ تھا۔ لیکن تکبر نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔ فرعون کی مثال ہمارے سامنے ہے کس طرح وہ ذلیل و خوار ہوا۔ آج تک کبھی بھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ تکبر اور غرور سے کام لینے والا شخص کامیاب ہوا ہو۔ انجام کار وہ ذلیل و خوار اور ناکام و نامراد ہوتا ہے۔ ہر قسم کی کبریائی اور بڑائی اللہ تعالیٰ کو زیبا ہے وہ ہرگز یہ پسند نہیں فرماتا کہ کوئی شخص کبریائی اور بڑائی کا دعوےٰ کرے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عجز اور انکسار کی تعلیم دی اور خود بھی عجز و انکسار تواضع اور فروتنی کا بے مثال نمونہ دکھایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص انکسار کی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر قسم کی رفعتیں عطا کرتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک میں اس کو ملے یار

پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلل ہے رہِ درگاہِ باری

اور پھر اپنی ایک اور نظم میں فرماتے ہیں۔ ؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

حقیقت یہ ہے کہ عجز و انکسار ایسی خوبی ہے جس سے انسان بارگاہ الٰہی میں عزت حاصل کرتا ہے اور روحانی بلندیاں تیزی سے طے کرتا ہے انسان کا کمال یہ ہے کہ جتنا بڑا ہو۔ اتنا ہی زیادہ خاکسار ہو انکسار کی مثال اس گیند کی سی ہے کہ جتنا اسے زمین پر مارو اتنا ہی وہ بلند ہوتا ہے۔ اسی طرح جتنا انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک متواضع اور منکسر المزاج ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا اور ترقی کی راہوں پر گامزن کرتا ہے۔ انسان میں تکبر جن چیزوں سے پیدا ہوتا ہے ان میں علم۔ دولت۔ حسن صحت اور حکومت و اقتدار یا اپنے آپ کو بزرگ سمجھنا شامل ہے یہ سبھی وہ امور ہیں جن سے انسان بعض اوقات دھوکہ کھا کر تکبر اور غرور اور ظلم کی راہیں اختیار کرتا ہے اور اپنے آپ کو ایک ممتاز حیثیت دیکر غریبوں تک سلام کہنے کو اپنی ہتک سمجھتا ہے اور اپنے غریب رشتہ داروں کو یکسر فراموش کر دیتا ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنہری حروف سے لکھنے والی تعلیم ہمیں ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اسکو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر جانتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔"

(نزول المسیح)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہم سب کو عجز و انکسار کے مقام پر قائم رکھے اور تکبر و غرور سے ہمیشہ بچائے رکھے آمین اللّٰھم آمین

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم ڈاکٹر (کیپٹن) محمد رمضان صاحب ربوہ کی طبیعت سردی کے شدید احساس کی وجہ سے بہت ہی متاثر ہے۔ جس کی وجہ سے اکڑاؤ اور دماغ پر بوجھ کی کیفیت بہت بڑھ گئی ہے اور ہر وقت بے ہوشی کی حالت طاری رہتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ خاکسار کی اہلیہ کئی دنوں سے بیمار ہیں اور میرا پوتا عزیزم سبط اسلام بھی جلسہ کے بعد سے بوجہ بخار بیمار چلا آرہا ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (عبدالرب خیرت انسپکٹر بیت المال ...)

۳۔ میری خواہر امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ غلام محمد خان صاحب مرحوم عرصہ سے بیمار ہیں چند دنوں سے طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تبارک و تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

واقفین عارضی کی فہرست

۴۰۰۱ مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب۔ کوٹلی۔ آزاد کشمیر
۴۰۰۲ // منصور احمد صاحب ایم اے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۴۰۰۳ // راجہ غلام مرتضےٰ صاحب۔ تصیرہ۔ ضلع گجرات
۴۰۰۴ // محمود احمد صاحب جنجوعہ کھاریاں۔ ضلع گجرات
۴۰۰۵ // شیخ صدیق احمد صاحب۔ دنیا پور۔ ملتان
۴۰۰۶ // // رفیق احمد صاحب // //
۴۰۰۷ // نذیر احمد صاحب۔ تزگڑی۔ ضلع گوجرانوالہ
۴۰۰۸ // میر عبد اللطیف صاحب راہوالی۔ ضلع گوجرانوالہ
۴۰۰۹ // علی محمد صاحب چک ۲۶۱/گ ب ضلع ساہیوال
۴۰۱۰ // سمیع اللہ صاحب ڈاہر چک ۲۲۵/گ ب //
۴۰۱۱ // ماسٹر محمد اسماعیل صاحب تزگڑی ضلع گوجرانوالہ
۴۰۱۲ // میاں ملک غلام رسول صاحب چک ۱۹۲ مراد ضلع بہاولپور
۴۰۱۳ // انتصار احمد صاحب چوہدری۔ کیمبل پور
۴۰۱۴ // چوہدری نذیر احمد صاحب۔ احمد پور شرقیہ۔ ضلع بہاولپور
۴۰۱۵ // منظور احمد صاحب منصور جامعہ احمدیہ ربوہ
۴۰۱۶ // غلام احمد صاحب خادم۔ چک ۷، ضلع بہاولنگر
۴۰۱۷ // مرزا احمد فاضل صاحب۔ کوئٹہ
۴۰۱۸ // ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب۔ چک سکندر۔ ضلع گجرات
۴۰۱۹ // بشیر الدین کمال صاحب۔ بہاولپور
۴۰۲۰ // میاں محمد سعید صاحب مونگ۔ ضلع گجرات
۴۰۲۱ // چوہدری عطاء محمد صاحب۔ لاہور
۴۰۲۲ // سید حسین علی شاہ صاحب۔ کیہروالا۔ ضلع گجرات
۴۰۲۳ // عبد الرزاق صاحب بٹ عالم گڑھ // //
۴۰۲۴ // بابو محمد دین صاحب۔ سعد اللہ پور //
۴۰۲۵ // بشارت احمد صاحب۔ نصیرہ //
۴۰۲۶ // محمد اشرف صاحب۔ چاکا نوالی //
۴۰۲۷ // حاجی علی احمد صاحب۔ برسا نوزدو //
۴۰۲۸ // منشی عطاء اللہ صاحب ڈرائیور۔ سعد اللہ پور //
۴۰۲۹ // عبید اللہ صاحب // // // //
۴۰۳۰ // ولی محمد خان صاحب چک ۲۳۳ ج ب۔ ضلع لائلپور
۴۰۳۱ // برکت علی صاحب چک ۷۹/ر ب //
۴۰۳۲ // چوہدری غلام رسول چک ۴۳۳ ج ب ضلع ساہیوال
۴۰۳۳ // مبارک علی صاحب۔ چک ۲۶۶/ر ب ضلع لائلپور
۴۰۳۴ // عبد العزیز صاحب // //
۴۰۳۵ // چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ چک ۵۵۹/ر ب لائلپور
۴۰۳۶ // // خورشید احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب //
۴۰۳۷ // ماسٹر احمد علی صاحب جھامرہ //
۴۰۳۸ // // خان محمد صاحب۔ ڈیرہ غازیخان
۴۰۳۹ // محمد شریف صاحب۔ چاہ لوہاراں۔ ضلع ملتان
۴۰۴۰ // نذیر احمد۔ چک ۳۹۰/ڈبلیو بی //
۴۰۴۱ // محمد اسماعیل صاحب لودھراں //
۴۰۴۲ // غلام محمد صاحب چک ۳۹۰ ڈبلیو بی //
۴۰۴۳ // خلیل احمد صاحب لودھراں //
۴۰۴۴ // چوہدری محمد لطیف صاحب علی پور //
۴۰۴۵ // شیخ محمد انور صاحب۔ دنیا پور //
۴۰۴۶ // چوہدری احمد جان صاحب۔ کھوڑوالی۔ ضلع لائلپور
۴۰۴۷ // میاں محمد عثمان صاحب صدیقی۔ ربوہ

(باقی)

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مکرم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اوکاڑہ نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فی صدی ادا فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

۱۔ مکرم قاضی عبد الحمید صاحب ۔۔ — ۴۰۰
۲۔ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ۔۔ — ۱۰۰
۳۔ مکرم شیخ لعل محمد صاحب ۔۔ — ۱۷۵
۴۔ مکرم شیخ محمد شریف صاحب ۔۔ — ۲۰۰
۵۔ مکرم ماسٹر حاکم علی صاحب ۔۔ — ۲۶۰
۶۔ مکرم شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحب ۔۔ — ۳۰۰
۷۔ مکرم مولوی سلیم اللہ صاحب ۔۔ — ۱۰
۸۔ مکرم چوہدری عبد العزیز خاں صاحب مرحوم ۔۔ — ۱۰۰۰
۹۔ مکرم ڈاکٹر عنایت علی صاحب ۔۔ — ۱۵۰
۱۰۔ مکرم میاں امیر عمر صاحب ۔۔ — ۲۵
۱۱۔ مکرمہ اہلیہ قریشی عبد اللطیف صاحب ۔۔ — ۲۰
۱۲۔ // امۃ الکریم بنت قریشی // ۔۔ — ۱۰
۱۳۔ مکرم شیخ فاضل محمود صاحب ۔۔ — ۱۰۰
۱۴۔ // شیخ خالد محمود صاحب ۔۔ — ۲۵
۱۵۔ // چوہدری عدالت خاں صاحب مرحوم ۔۔ — ۱۰
۱۶۔ والدہ عبد الرحمان صاحب ۔۔ — ۲۰
۱۷۔ مکرم کیپٹن خواجہ مسعود احمد صاحب ۔۔ — ۲۵
۱۸۔ محترمہ خورشید اسمٰعیل صاحبہ ۔۔ — ۵۰۰
۱۹۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی اکبر محمود صاحب ۔۔ — ۵۰
۲۰۔ چوہدری کرامت خان صاحب ۔۔ — ۱۰
۲۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ۔۔ — ۴۰۰
۲۲۔ // شیخ رشید احمد صاحب ابن شیخ نور احمد صاحب ۔۔ — ۵۰
۲۳۔ // میاں جاوید عمر صاحب ۔۔ — ۲۵۰
۲۴۔ // شیخ محمد اقبال صاحب ۔۔ — ۳۰۰
۲۵۔ // ڈاکٹر نثار اللہ صاحب ۔۔ — ۲۰۰
۲۶۔ // شیخ مشتاق احمد صاحب ۔۔ — ۱۲۰
۲۷۔ // // رحمت اللہ صاحب ۔۔ — ۲۵
۲۸۔ // شیخ بشیر احمد صاحب ۔۔ — ۱۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

وقفِ جدید کا نیا سال اور احباب اور جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ اور بہت سی جماعتیں رفتہ رفتہ اپنے اپنے وعدہ جات دفتر میں ارسال فرما رہی ہیں۔ لیکن ضرورت ہے کہ عہدیدار اصحاب خصوصاً سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقفِ جدید اپنے کام کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور احباب سے خود ملاقات فرما کر ان کے وعدے دفتر ہذا میں ارسال فرمادیں۔

اس سلسلے میں یہ صراحت ضروری ہے کہ اطفال کے وعدہ جات بالغوں کے وعدہ جات سے الگ ہونے چاہئیں۔ اس غرض کے لئے دفتر وقفِ جدید نے اطفال کے فارم بھی طبع کروا دئے ہیں۔ بہت سی جماعتوں نے یہ فارم منگوا لئے ہیں۔ لیکن اگر کسی جماعت کے پاس یہ فارم نہ ہوں تو وہ دفتر ہذا سے اسکو فوراً منگوائے۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

فہرست سابقون تحریک جدید سال ۳۵/۱۵

۲۹ رمضان سے پہلے نقد ادائیگی کرنے والے مجاہدین

جماعت احمدیہ ڈسکہ ۔ ضلع سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مجاہدین	ادا کردہ رقم
۱	مکرم بابو محمد اقبال خان صاحب	۳۰۰/۰۰ روپے
۲	منجانب والدین مکرم بابو محمد اقبال خان صاحب	۵۰/۰۰ روپے
۳	مکرمہ حسن بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ " "	۵۰/۰۰ روپے
۴	والدین کرام اہلیہ مرحومہ " " "	۵۰/۰۰ روپے
۵	بچگان " " "	۵۰/۰۰ روپے
۶	مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب	۱۳/۵۰ روپے
۷	مکرم چوہدری گھسیٹا صاحب	۱۲/۰۰ روپے
۸	" چوہدری بدرالدین صاحب	۱۰/۰۰ روپے
۹	" چوہدری محمد حسین صاحب	۱۱/۰۰ روپے
۱۰	محترمہ حسین بی بی صاحبہ	۵/۲۵ روپے
۱۱	محترمہ سلطان بی بی صاحبہ	۱۰/۲۵ روپے
۱۲	مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب	۱۰/۲۵ روپے
۱۳	منجانب اہلیہ صاحبہ "	۵/۷۵ روپے
۱۴	مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب	۱۴/۰۱ روپے
۱۵	" شیخ منیر احمد صاحب	۱۳/۰۰ روپے
۱۶	منجانب بزرگان سلف "	۱۲/۰۰ روپے
۱۷	مکرم محمد شفیع صاحب شیلا بارڈر ڈسکہ	۱۲/۰۰ روپے
۱۸	" محمد سلیمان صاحب قائد مجلس	۱۸/۰۰ روپے
۱۹	" محمد شفیع صاحب مع اہل و عیال ڈگری گھمن	۱۰/۲۵ روپے
۲۰	" چوہدری شریف احمد صاحب صراف	۴۰/۰۰ روپے
۲۱	" محمد صدیق صاحب	۱۰/۲۵ روپے
۲۲	" چوہدری ہدایت علی خان صاحب	۱۰/۰۰ روپے
۲۳	" چوہدری محمد اسلم صاحب	۵/۰۰ روپے
۲۴	" نصیر احمد صاحب پیرو چک	۱۵/۰۰ روپے
۲۵	" چوہدری نیاز احمد صاحب نمبردار "	۱۰/۰۰ روپے
۲۶	" مولوی دین محمد صاحب	۱۱/۰۰ روپے
۲۷	" ملک دل محمد صاحب منجانب مجید الاسلام صاحب اہلیہ جانکے چیمہ مع حضرت جہاں بیگم اہلیہ ملک منشی محمد صاحب منجانب ملک نفیس محمد صاحب	۵۶/۶۲ روپے
۲۸	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ مبشر احمد صاحب	۶۰/۰۰ روپے
۲۹	مکرم ملک غلام نبی صاحب	۴۵/۰۰ روپے

جماعت احمدیہ کھرپہ منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مجاہدین	ادا کردہ رقم
۳۰	مکرم چوہدری نبی محمد صاحب منجانب آنحضور صلعم و منجانب اہلیہ صاحبہ و بچگان و خود	۴۵/۰۰ روپے

جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ

نمبر شمار	نام مجاہدین	ادا کردہ رقم
۳۵	مکرم عنایت اللہ صاحب بٹ	۱۰/۰۰ روپے
۳۶	منجانب پسران محمد سعید، محمد اقبال، محمد اشرف محمد ظفر و محمد صفدر صاحبان	۵۰/۰۰ روپے
۳۷	مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صفدر صاحبان	۱۰/۰۰ روپے
۳۸	" سعیدہ بٹ صاحبہ	۱۰/۰۰ روپے
۳۹	مکرم محمد افضل صاحب	۱۰/۰۰ روپے
۴۰	" میر مبشر احمد صاحب طاہر	۱۰/۵۰ روپے
۴۱	مکرمہ بیگم نسرین مبشر احمد صاحب طاہر مع بچگان	۱۴/۵۰ روپے
۴۲	مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ میر مبشر احمد صاحب طاہر	۱۰/۵۰ روپے
۴۳	مکرمہ اے سلام صاحبہ ہمشیرہ میر مبشر احمد صاحب طاہر	۱۰/۵۰ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

کرشمہ قدرت

میں یہ چند سطور خود بخود لکھنے پر مجبور ہوں، تاکہ دوسرے دوست جو کہ میری طرح **بواسیر خونی** میں مبتلا ہوں، صرف ۔/۱۷ روپے میں یہ کرشمہ قدرت میری طرح اپنی آنکھوں سے دیکھیں.... میں نے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ کی

دوا **پائلز کیور** خریدی.... طریقہ کے مطابق استعمال کی دوا کیا تھی گویا اس موذی بیماری کے لئے **"ایٹم بم تھا"** (اقتباس از چٹھی میجر نذیر احمد صاحب دارالصدر ربوہ)

تشحیذ کے خریداران کے لئے ضروری اطلاع

بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے رسالہ تشحیذ الاذہان اپنی مقررہ تاریخ پر پوسٹ نہیں ہو سکا۔ لہذا اب مورخہ ۲۸/۱/۶۹ کو رسالہ پوسٹ ہو گا۔ خریداران نوٹ فرمالیں۔ نیز خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور دیا کریں۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

ولادت

میری ہمشیرہ نصرت بیگم اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب باجوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۲۳/۱/۶۹ کو شادی کے سات سال بعد پہلا بچہ (لڑکا) عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری اسد اللہ خان صاحب باجوہ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور چوہدری سلطان علی صاحب ورک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا نواسہ ہے۔ جملہ احباب سے زچہ و بچہ کی مکمل صحت اور نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمادیں۔

(محمد ارشد ورک ایڈووکیٹ سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب کپورتھلوی کی صحت تندرستی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد اللطیف پنشنر دارالافاۃ النصرۃ ربوہ)

۲۔ خاکسار عرصہ ۳۰ سال سے انتڑیوں کی پیچیدہ بیماریوں سے مسلسل چلا آرہا ہے نیز ان دنوں مالی مشکلات بھی درپیش ہیں جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے صحت تندرستی اور مالی پریشانیوں کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (عطاء الٰہی ۱۰ لکھنہ بلڈنگ چوک یتیم خانہ علیوے روڈ لاہور)

۳۔ مکرم مرزا نصر اللہ بیگ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا ۲۹ جنوری کو بعد نماز ظہر ہسپتال میں ہرنیا کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور صحت یابی کے لئے احباب کرام و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد کاتب ربوہ)

۴۔ میری نواسی عزیزہ رشیدہ قدسیہ بعارضہ بخار و ملیریا سے بیمار ہے گھبراہٹ بہت ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (عبد المومن کاٹھگڑھی ربوہ)

۵۔ خاکسار چند روز سے لگاتار بخار و کھانسی بہت بیمار ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے جملہ احباب کرام سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا بشیر احمد شکروالی۔ ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

قرآنی احکام سراسر حکمت و فلسفہ اور نوعِ انسانی کے فائدے پر مبنی ہیں

یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ لوگ قرآنی احکام پر عمل کریں اور انہیں نقصان ہو انہیں ہمیشہ فائدہ ہی ہوگا،

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"قرآن کریم میں آتا ہے کہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ محض ان قربانیوں کی وجہ سے ہمارا خدا ہم سے راضی ہو جائے گا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ
يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ
(حج ع ۵)

قربانی کا گوشت ہمارے پاس نہیں آتا بلکہ قربانیوں کے ساتھ جس قدر تقویٰ تمہارے دل میں ہوتا ہے وہ ہمارے پاس آتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ
وَالْمُعْتَرَّ (حج ع ۵)

یعنی جب قربانی کے جانوروں کے پہلو زمین پر لگ جائیں تو ان کا گوشت تم خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ جو اپنی غربت سے پریشان ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کا فلسفہ بیان کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ ہم نے تمہیں اس کا کیوں حکم دیا ہے۔ کئی لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ قربانی میں کیا رکھا ہے سارا سال جب لوگ گوشت کھاتے رہتے ہیں تو ایک خاص دن جانوروں کو قربان کرنے کا حکم دینے کے معنے ہی کیا ہوئے؟ ایسے لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ قربانی کا حکم اللہ تعالیٰ نے غرباء کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا ہے۔ جنہیں اور دنوں میں بہت کم گوشت کھانے کو میسر آتا ہے۔ امراء تو سال بھر گوشت کھاتے رہتے ہیں لیکن غرباء نے بعض دفعہ مہینوں گوشت کی شکل تک نہیں دیکھی ہوتی ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے حج کے موقعہ پر عقیقہ کے موقع پر اور شادی بیاہ کے موقع پر قربانی کرنے کا حکم دے دیا۔ احادیث میں ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابیؓ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے شادی کر لی ہے آپ نے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کی ہے یا بیوہ سے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے بھائی یتیم رہ گئے تھے میں نے ان کی پرورش کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بیوہ سے شادی کی ہے تاکہ اُن کی بھی پرورش ہو جائے اور بیوہ سے شادی کرنے کا ثواب بھی مجھے مل جائے۔ آپ نے فرمایا تم نے بڑے ثواب کی بات کی ہے لیکن دیکھو اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ اب ولیمہ کرو خواہ تمہیں ایک بکری ہی مل جائے یعنی اگر زیادہ جانور خریدنے کی تم میں استطاعت نہیں تو کم از کم ایک بکری ہی ذبح کر کے ولیمہ کر دو اسی طرح اسلام نے عقیقہ کے موقع پر جانوروں کی قربانی کا حکم دیا ہے۔ بعض گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ اسلام نے یہی قرار دیا ہے کہ جانوروں کو قربان کیا جائے۔ صدقۃ الفطر میں بھی یہی حکمت ہے کہ عید کے موقعہ پر غرباء اس روپیہ سے اپنے لئے گوشت وغیرہ خرید سکتے ہیں۔ اگر اسلام میں قربانیوں کے یہ احکام نہ ہوتے تو امراء آپ ہی گوشت کھاتے رہتے اور غرباء کا انہیں کبھی خیال بھی نہ آتا۔

غرض جس قدر احکام اسلام میں پائے جاتے ہیں ان سب میں حکمتیں ہیں اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ

ہمارا کوئی حکم ایسا نہیں جس میں کوئی حکمت اور فلسفہ نہ ہو اور جس کا کسی نہ کسی رنگ میں بنی نوع انسان کو کوئی نہ کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ لوگ تو قرآنی احکام پر عمل کریں اور انہیں نقصان نہ ہو۔ ان احکام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہمیشہ فائدہ ہی فائدہ ان کو ہوگا۔ اور برکت ہی برکت ان کو ملے گی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قومی اسمبلی میں سیاسی صورتحال پر بحث کرنے کا فیصلہ

ڈھاکہ ۲۹ جنوری کل قومی اسمبلی نے فیصلہ کیا کہ جمعہ کے روز (۳۱ جنوری کو) پورے دن ملک کی سیاسی صورتِ حال پر بحث کی جائے گی اس روز سوالات کا وقفہ بھی نہیں ہوگا۔ اور اجلاس معمول سے نصف گھنٹہ قبل یعنی ساڑھے آٹھ بجے صبح شروع ہوگا۔ کل قائد ایوان عبد الصبور خان نے قائد حزب مخالف جناب نور الامین کی یہ تجویز منظور کر لی کہ اسمبلی میں جمعہ کے روز ملک کی سیاسی صورتحال پر بحث کی جائے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ایوان کے باہر ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے ہم اس سے آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ خان عبد الصبور خان نے اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے کہا ملک کے مختلف حصوں میں پر امن جلوسوں کے نام پر جو تشدد اور بلڑ بازی کی گئی ہے اس پر یقیناً بحث ہونی چاہیئے۔ اور اس روز سوالوں کا وقفہ بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ تاکہ صورت حال کے ہر پہلو پر مکمل بحث ہو سکے ایوان کے سب طبقوں نے اس کی حمایت کی چنانچہ جمعہ کو سیاسی صورت حال پر مکمل بحث کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

پشاور میں فوج بلا لی گئی

پشاور ۲۹ جنوری۔ پشاور شہر اور چھاؤنی کے علاقوں میں امن و امان برقرار رکھنے میں سول حکام کا ہاتھ بٹانے کے لئے کل فوج بلا لی گئی۔ مزید براں وہاں ایک ماہ کے لئے دوبارہ دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے کل پشاور میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں جلوس نکالے گئے تھے جس پر پولیس کو کئی مرتبہ آنسو گیس اور لاٹھی چارج کرنا پڑا اور قریباً سو آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

لاہور میں کرفیو کی میعاد میں توسیع

لاہور ۲۹ جنوری۔ کل لاہور میں ساڑھے پانچ بجے شام سے کرفیو کی میعاد مزید ۲۴ گھنٹے کے لئے بڑھا دی گئی ہے البتہ دریائے راوی کے پار مغربی علاقوں ماڈل ٹاؤن اور علامہ اقبال روڈ کے بعض علاقوں کو کرفیو سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ آج صبح ۹ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک کرفیو کی پابندیاں وقتی طور پر اٹھالی جائیں گی تاکہ عوام عام ضرورت کی چیزیں خرید سکیں۔ لاہور شہر میں فوج بدستور گشت کر رہی ہے۔ جب سے کرفیو لگا ہے کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ کل صبح صوبائی گورنر جناب محمد موسیٰ نے لاہور کے ان علاقوں کا دورہ کیا جہاں ۲۷ جنوری کو مظاہرین نے نقصان پہنچایا تھا۔ بعدہٗ گورنر ایک دن کے دورہ پر کراچی روانہ ہو گئے۔

کراچی ڈھاکہ اور نرائن گنج کی صورتحال

کراچی ۲۹ جنوری۔ کل کراچی ڈھاکہ اور نرائن گنج میں بھی کرفیو کی میعاد مزید چوبیس گھنٹے بڑھا دی گئی ہے لیکن آج عوام کو ضرورت کی اشیاء خریدنے کے لئے زیادہ لمبے وقفے دیئے جا رہے ہیں۔ کل جو وقفہ دیا گیا تھا۔ اس میں بازار کھلے رہے کاروبار ہوتا رہا۔ ہر سہ مقامات سے کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

جنرل نے ون اور صدر ایوب میں ملاقات

راولپنڈی ۲۹ جنوری۔ کل برما کے صدر جنرل نے ون اور صدر ایوب کے درمیان ایوان صدر میں دو گھنٹہ تک ملاقات ہوئی۔ دونوں سربراہوں نے عالمی صورتحال اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ جناب ارشد حسین اور برما کی طرف سے وہاں کے سماجی بھلائی کے وزیر نے بھی مذاکرات میں حصہ لیا۔ جنرل نے ون پاکستان کے پانچ روزہ دورہ پر آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔

آسٹریلیا چین کے ہاتھ گندم فروخت کریگا

راولپنڈی۔ ۲۹ جنوری۔ آسٹریلیا نے ۲۰ لاکھ ٹن سے زیادہ گیہوں چین کے ہاتھ فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے پہلے آسٹریلیا نے گیہوں کی فروخت کا اتنا بڑا سودا کبھی نہیں کیا تھا آسٹریلیا اگلے ماہ سے گیہوں چین بھیجنا شروع کر دے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴